حدیثِ خُریم بن فاتک

تحقیق: محمد سعید عمران(0336-1519659)

☆حضرت خریم بن فاتکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

اے خُریم! تم کتنے اچھے انسان ہو۔ اگر تم میں دو چیزیں نہ ہوتیں"، میں نے کہا: وہ دو کیا ہیں یا رسول اللہ ؟ تو فرمایا: " تم اپنا تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہو اور بال خوب لمبے کرتے ہو"۔

(مصنف عبد الرزاق 19986)

عبد الرزاق نے اسے بحوالہ معمر بن راشد بحوالہ ابو اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ، حضرت خریم بن فاتکؓ سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس ہے۔

☆مسند احمد بن حنبل میں حضرت خُریم بن فاتکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اگر تم میں دو چیزیں نہ ہوتیں تو تم، تم ہوتے، عرض کیا کہ مجھے ایک ہی بات کافی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنا تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہو اور بال خوب لمبے کرتے ہو، عرض کیا اللہ کی قسم! اب یقیناً ایسا نہیں کروں گا۔

(مسند احمد 19106، 19108، 19246)

احمد بن حنبل نے اسے عبد الرزاق کی سند کے علاوہ بحوالہ یحییٰ بن آدم بحوالہ ابو بکر بن عیاش بحوالہ ابو اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں ابو بکر بن عیاش کا ابو اسحاق سے سماع مضبوط نہیں اور ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس ہے۔

☆ابن سعد نے یہ روایت بحوالہ عبد اللہ بن موسیٰ بحوالہ ابی اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ نقل کی ہے۔(طبقات ابن سعد 6/160 مطبوعہ مکتبہ الخانجی)

اس کی سند میں ابو اسحاق کی تدلیس ہے۔

☆طبرانی نے معجم الکبیر میں اسے مندرجہ ذیل حوالوں سے بیان کیا ہے:

1) بحوالہ محمد بن العباس المؤدب بحوالہ عبد اللہ بن صالح العلجی، بحوالہ اسرائیل بن ابی اسحاق بحوالہ ابی اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ (معجم الکبیر 4/207ح4156)

اس کی سند میں ابی اسحاق السبیعی کی تدلیس ہے۔

2) بحوالہ علی بن عبد العزیز بحوالہ احمد بن یونس بحوالہ ابو بکر بن عیاش بحوالہ ابی اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ (معجم الکبیر 4/208ح4157)

اس میں ابو بکر بن عیاش کا سماع ابی اسحاق السبیعی سے مضبوط نہیں ہے اور ابی اسحاق السبیعی کی تدلیس ہے۔۔

3) بحوالہ محمد بن عبد اللہ الحضرمی بحوالہ یحییٰ الحمانی بحوالہ قیس بن الربیع بحوالہ ابی اسحاق اور ابی حصین بحوالہ شمر بن عطیہ (معجم الکبیر 4/208ح4158)

اس کی سند میں قیس بن الربیع ضعیف ہے۔ جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔

4) بحوالہ محمد بن عبداللہ الحضرمی بحوالہ یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن ابی عبیدہ بحوالہ محمد بن ابی عبیدہ بحوالہ ابی عبیدہ بن معن المسعودی بحوالہ معن المسعودی بحوالہ اعمش بحوالہ شمر بن عطیہ (معجم الکبیر 4/208ح4159)

اس کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے اور اعمش نے شمر بن عطیہ سے سماع نہیں کیا۔

5) محمد بن عبداللہ الحضرمی بحوالہ حسین بن منصور الرقی بحوالہ ابوالجواب بحوالہ عمار بن رزیق بحوالہ اعمش بحوالہ شمر بن عطیہ (معجم الکبیر 4/208ح4151)

اس کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے اور اعمش نے شمر بن عطیہ سے سماع نہیں کیا۔

6) بحوالہ حاجب بن ارکین الفرغانی بحوالہ احمد بن عبدالرحمان بن مفضل الحرانی بحوالہ یونس بن بکیر بحوالہ المسعودی بحوالہ عبدالملک بن عمیر بحوالہ ایم بن خریم (معجم الکبیر 4/208ح4161)

اس کی سند میں عبدالملک بن عمیر کی تدلیس ہے، جو کہ تدلیس کے لیے مشہور ہیں۔ المسعودی کو اخیر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا اور اس بعد کی تمیز نہیں کی جا سکی کہ یونس بن بکیر نے ان سے اختلاط سے قبل سماع کیا تھا یا نہیں؟

☆امام حاکم نے اسے بحوالہ ابوالقاسم السکونی بحوالہ ابوجعفر الحضرمی بحوالہ یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن ابی عبیدہ بحوالہ محمد بن ابی عبیدہ بحوالہ ابی عبیدہ بن معن المسعودی بحوالہ معن المسعودی بحوالہ اعمش بحوالہ شمر بن عطیہ ذکر کیا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین 4/56ح6687 مطبوعہ دارالحرمین للطباعہ والنشر والتوزیع بتحقیق ابوعبدالرحمان الوداعی، 3/622 مطبوعہ دارالمعرفہ)

اس کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے اور اعمش نے شمر بن عطیہ سے سماع نہیں کیا۔

☆ بیہقی نے اسے بحوالہ ابوالحسین بن بشران بحوالہ ابوعمرو بن السماک اور ابوالحسن المصری بحوالہ محمد بن احمد بن ابی العوام الریاحی بحوالہ ابو الجواب بحوالہ عمار بن رزیق بحوالہ ابی اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ بیان کیا ہے۔ (الآداب ح701 مطبوعہ مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

اس کی سند میں ابواسحاق السبیعی کی تدلیس ہے۔

☆ابن عاصم نے اسے بحوالہ عبدالرحیم بن مطرف بحوالہ عمرو بن محمد العنقری بحوالہ اسرائیل بحوالہ ابی اسحاق السبیعی بحوالہ شمر بن عطیہ بیان کیا ہے۔ (الآحاد والمثانی 2/285ح1044 مطبوعہ دارلرایہ)

☆ ہیثمی نے اسے مسند احمد اور طبرانی کے طریق کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ المسعودی کو اختلاط ہو گیا تھا اور اس سے روایت کرنے راوی کو میں نہیں جانتا، جبکہ مسند احمد کے رجال صحیح ہیں۔ (مجمع الزوائد 5/122-123 مطبوعہ دارالکتاب العربی)

حاصل تحقیق: ضعیف

اس روایت کے تمام طریق کو بغور دیکھنے اور ان کے رواۃ کا جائزہ لینے کے بعد یہ بعد واضح ہو جاتی ہے کہ اس روایت کے تمام طریق کی اسناد میں ضعف ہے اور یہ روایت کسی بھی طُرق سے صحیح / حسن ثابت نہیں ہے۔

(نوٹ: تمام رواۃ کے حالات اگلے صفحات پر دیے گئے ہیں)

----واللہ اعلم----

سلیمان بن مہران الاعمش

روی عن: ابان بن ابی عیاش، ابراہیم التیمی، ابراہیم النخعی، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن رجاء الزبیدی، اسماعیل بن مسلم المکی، انس بن مالک (ان سے سماع ثابت نہیں)، تمیم بن سلمہ، ثابت بن عبید، ثمامہ بن عقبہ، جامع بن شداد، جعفر بن ابی وحشیہ، حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن صہبان، حسان بن ابی الاشرس، حسین بن المنذر، حصین بن جندب الجنبی، حکیم بن عتیبہ، حکیم بن جبیر، خیثمہ بن ابی خیثمہ البصری، خیثمہ بن عبد الرحمان الجعفی، ذر بن عبد اللہ الہمدانی، ذکوان بن ابی صالح السمان، رجاء الانصاری، زبید الیامی، زیاد بن الحصین، زید بن وہب الجہنی، سالم بن ابی الجعد، سعد بن ایاس الشیبانی، سعد بن عبیدہ، سعد ابی مجاہد الطائی، سعید بن جبیر، سعید بن عبد اللہ بن جریج، سلمان الاشجعی، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن مسہر، سلیمان بن میسرہ الاحمسی، سلام ابی شرحبیل، شقیق بن سلمہ الاسدی، شمر بن عطیہ، ضحاک المشرقی، طارق بن عبد الرحمان، طلحہ بن مصرف، طلحہ بن نافع، طلق بن حبیب، عامر الشعبی، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ (کہاجاتا ہے کہ اس سے مرسل ہے)، عبد اللہ بن الخلیل الحضرمی، عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی، عبد اللہ بن مرہ، عبد اللہ بن یسار الجہنی، عبد الرحمان بن ثروان الاودی، عبد الرحمان بن زیاد، عبد العزیز بن رفیع، عبد الملک بن عمیر، عبد الملک بن میسرہ، عبید ابی الحسن، عثمان بن عمیر، عثمان بن قیس، عدی بن ثابت، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن السائب، عطیہ العوفی، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، علی بن الاقمر، علی بن مدرک، عمارہ عمیر، عمارہ بن القعقاع بن شبرمہ، عمرو بن عبد اللہ السبیعی (ابی اسحاق)، عمرو بن مرہ، قیس بن ابی حازم، قیس بن مسلم، مالک بن الحارث، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن علی بن الحسین، محمد بن مسلم المکی، مختار بن صیفی، مسعود بن مالک بن معبد الاسدی، مسعود بن مالک ابی رزین، مسلم بن صبیح، مسلم البطین، مسیب بن رافع، معرور بن سوید، مقدام بن شریح بن ہانی، منذر الثوری، منہال بن عمرو، موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید الخطمی، نفیع ابی داود الاعمی، ہلال بن یساف، یحییٰ بن سام، یحییٰ بن عبید ابی عمر البہرانی، یحییٰ بن عمارہ، یحییٰ بن وثاب، یزید الرقاشی، ابی سبرہ النخعی، ابی السفر الہمدانی، ابی صالح مولیٰ ام ہانی، ابی عمار الہمدانی، ابی یحییٰ القتات، ابی یحییٰ مولیٰ آل جعدہ۔

روی عنہ: ابان بن تغلب، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن محمد الفزاری، اسباط بن محمد القرشی، اسحاق بن یوسف الازرق، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن زکریا، جابر بن نوح الحمانی، جریر بن حازم، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن عون، حسن بن عیاش، حفص بن غیاث، حکم بن عتیبہ، حماد بن اسامہ، حمزہ بن حبیب الزیات، حمید بن عبد الرحمان الرؤاسی، داود بن نصیر الطائی، زائدہ بن قدامہ، زبید الیامی، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سعید بن مسلمہ الاموی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن قرم بن معاذ الضبی، سلیمان التیمی، سہیل بن ابی صالح، سلام بن سلیم، سیف بن محمد الثوری، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبد الرحمان النحوی، عبثر بن القاسم، عبد اللہ بن الاجلح، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن بشر بن عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد اللہ بن عبد القدوس الرازی، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن نمیر، عبد الحمید بن عبد الرحمان الحمانی، عبد الرحمان بن محمد المحاربی، عبد الرحمان بن مغراء، عبد السلام بن حرب، عبد العزیز بن ربیعہ البنانی، عبد العزیز بن مسلم القسملی، عبد الواحد بن زیاد، عبدہ بن سلیمان، عبید اللہ بن عمرو الرقی، عبید اللہ بن موسیٰ، عبیدہ بن حمید، عثام بن علی العامری، عصام بن طلیق، عطاء بن مسلم، عقبہ بن خالد، علی بن مسہر، علی بن ہاشم البرید، عمار بن رزیق، عمار بن محمد الثوری، عمر بن سعید بن مسروق الثوری، عمر بن عبید الطنافسی، عیسیٰ بن یونس، فضل بن دکین، فضل بن موسیٰ السینانی، فضیل بن عیاض، فضیل بن مرزوق، قاسم بن معن المسعودی، قتادہ بن الفضیل الرہاوی، قطبہ بن عبد العزیز بن سیاہ، مالک بن سعیر بن الخمس، محاضر بن المورع، محمد بن انس القرشی، محمد بن بشر العبدی، محمد بن ربیعہ الکلابی، محمد بن طلحہ بن مصرف، محمد بن عبد الرحمان الطفاوی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن

فضیل بن غزوان، محمد بن واسع، مفضل بن صالح، مفضل بن مہلہل، منصور بن ابی الاسود، موسیٰ بن ایعن، نضر بن اسماعیل، ہریم بن سفیان، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن زکریا ابی الحواجب الکوفی، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید الاموی، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن عبد الملک بن عیینہ، یحییٰ بن عیسیٰ الرملی، یحییٰ بن یمان، یزید بن عبد العزیز بن سیاہ، یعلیٰ بن عبید الطنافسی، ابی اسحاق السبیعی، ابو بکر بن عیاش، ابو جعفر الرازی، ابو حفص الابار، ابو حمزہ السکری، ابو خالد الاحمر، ابو شہاب الحناط، ابو عبیدہ بن معن المسعودی، ابو عوانہ، ابو مسلم قائد الاعمش، ابو معاویہ الضریر۔

ان کا نام سلیمان بن مہران ہے ابو محمد الاسدی کنیت ہے۔ بنی کاہل کے غلام ہیں۔ اعمش کے لقب سے مشہور ہیں۔ بنی سعد کے بنی عوف میں قیام پذیر تھے۔ بنی سعد کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔

اعمش بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کے بھائی کے مرنے کے بعد مسروق اس کے وارث ہوئے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ان کے والد حسینؓ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ اعمش کی پیدائش شہادت حسین کے دن 61 ہجری میں ہوئی۔ جبکہ امام بخاری نے لکھا ہے کہ شہادت حسین سے دو سال قبل پیدا ہوئے اور یہی صحیح ہے۔

آپ کتاب اللہ کے بڑے قاری، احادیث کے بڑے حافظ اور علم فرائض کے ماہر تھے۔ ہشیم کا بیان ہے کہ میں نے کوفہ میں اعمش سے بڑا قرآن کا قاری نہیں دیکھا۔ قرات میں عبد اللہ بن مسعود کی پیروی کرتے تھے۔ ان کی قرات اتنی مستند تھی کہ لوگ اس کے مطابق اپنے قرآن درست کرتے تھے۔ آپ نے یحییٰ بن دثاب سے بھی علم قرات حاصل کیا۔ یحییٰ بن دثاب نے عبید بن نضیلہ خزاعی سے، انہوں نے علقمہ سے اور علقمہ نے ابن مسعودؓ سے۔

ابن سعد کہتے ہیں: اسحاق بن راشد نے زہری سے کہا کہ کوفہ میں اسد کا ایک غلام (اعمش) ہے، جس کو چار ہزار حدیثیں یاد ہیں، زہری نے تعجب سے پوچھا چار ہزار؟ اسحاق نے کہا ہاں چار ہزار۔ اگر آپ فرمائیں تو میں ان کا کچھ حصہ لا کر پیش کروں؟ چنانچہ میں لے آیا۔ زہری اس کو پڑھتے تھے اور حیرت سے ان کا رنگ بدلتا جاتا تھا۔ مجموعہ ختم کرنے بعد فرمایا: خدا کی قسم علم اسے کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کسی کے پاس احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ بھی محفوظ ہو گا۔

ابو عوانہ کہتے ہیں کہ میرے پاس اعمشؒ کا کچھ علمی ذخیرہ موجود تھا میں کہتا کہ آپ نے بڑا سرمایہ جمع کیا ہے۔ آپ فرماتے کہ مجھے اس سرمائے کہ علاوہ کسی اور سرمایہ کی ضرورت نہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ جب میں اور ابو اسحاق جمع ہوتے تو ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی احادیث کو محفوظ کیا کرتے تھے۔

قاسم بن عبد الرحمان کہتے تھے کہ کوفہ میں اعمش سے زیادہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی احادیث کا جاننے والا کوئی نہیں۔

ابو بکر بن عیاش کا بیان ہے کہ ہم لوگ اعمشؒ کو سید المحدثین کہا کرتے تھے۔

شعرانی کہتے ہیں کہ اعمش کو روٹی تک میسر نہ تھی۔ امراء و سلاطین کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔۔ ایک مرتبہ حجاج بن ارطاۃ نے اعمش کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کو اجازت نہ دی۔

آپ کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

شعبہ کہتے ہیں کہ سلیمان ہمیں عاصم سے زیادہ محبوب ہیں۔ حدیث میں جو تشفی اعمش سے مجھے ہوئی وہ کسی سے نہیں ہوئی۔

ہشیم بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں اعمش سے بڑا قرآن کا قاری اور حدیث کا ماہر نہیں دیکھا۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے زمانے اور ہمارے قبل والے زمانے میں اعمش کا مثل نہیں دیکھا۔ اعمش کے فقر او حتیاج کے باوجود ہم نے ان سے زیادہ امراء اور سلاطین کو کسی کی مجلس میں حقیر نہیں پایا۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ اعمش نے اپنے اصحاب کو چار چیزوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے قرآن کی قرات، حدیث کا حفظ، فرائض کا علم اور چوتھی میں بھول گیا۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ اعمش نے قیس بن ابی حازم سے نہیں سنا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اعمش نے انس بن مالک سے سماع نہیں کیا اور ان کے درمیان یزید بن الرقاشی ہے۔ ان کی کوئی روایت مجاہد سے ثابت نہیں ہے سوائے دس کے آپ نے مجاہد سے جو عام روایات نقل کی ہیں ابو یحییٰ القتات کے ذریعے نقل کی ہیں۔

جوزجانی کہتے ہیں: وہب بن زمعہ مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ کی حدیث کو ابو اسحاق اور اعمش نے تمہارے لیے (تدلیس کر کے) خراب کیا ہے۔

عجلی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور اپنے زمانہ میں اہل کوفہ کے محدث تھے، ان کے پاس چار ہزار احادیث تھیں لیکن کتاب نہیں تھی۔ انہوں نے ابی عمرو الشیبانی سے کچھ نہیں سنا۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہیں۔ اسانید میں سب سے صحیح سند اعمش عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ بن مسعود ہے۔ اعمش نے مجاہد سے محض چار یا پانچ احادیث سنی ہیں اور سعید بن جبیر سے پانچ احادیث سنی ہیں۔ عباس دوری کہتے ہیں کہ ابن معین نے کہا کے اعمش نے سعید بن یحمد سے ایک حدیث کے علاوہ نہیں سنا۔

بخاری کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن بریدہ سے نہیں سنا۔ امام بخاری نے ان سے قریب قریب 376 روایات لی ہیں۔

مسلم نے اعمش سے قریب قریب 278 روایات لی ہیں۔

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ ابو اسحاق اور اعمش کا میلان تشیع کی طرف تھا۔

علی بن سعید نسوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ منصور اہل کوفہ میں سب سے زیادہ ثبت ہیں جب کہ اعمش کی روایت میں بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے۔ حرب بن اسماعیل ابن حنبل کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اعمش نے شمر بن عطیہ سے سماع نہیں کیا۔

احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ ابو صالح سے روایت کرنے میں سہیل اور اعمش میں سے کون آپ کو زیادہ پسند ہے تو آپ نے فرمایا اعمش۔ احمد نے کہا کہ ابو حصین عمر میں اعمش سے بڑے ہیں لیکن اعمش مجھے زیادہ محبوب ہیں۔

ابن عمار موصلی کہتے ہیں کہ محدثین میں اعمش سے زیادہ کو اثبت نہیں اور منصور بن المعتمر بھی ثبت ہیں بلکہ اعمش سے زیادہ افضل ہیں لیکن اعمش ان سے زیادہ مسند کو جاننے والے اور زیادہ روایتیں بیان کرنے والے ہیں۔ حفص بن غیاث کے پاس اعمش کی عام روایتیں خبر و سماع پر محمول ہیں۔

فلاس کہتے ہیں کہ اعمش اپنی صداقت کے اعتبار سے مصحف کہے جاتے تھے۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ اعمش ثقہ ہیں انہوں نے انس بن مالک، ربیع بن خثیم، ابن ابی اوفیٰ، عکرمہ، مصعب بن سعد، مطرف بن عبداللہ بن الشخیر، محمد بن سیرین، سالم بن عبداللہ، ہمام بن حارث (ان کے درمیان ابراہیم ہے) اور ابی صالح مولیٰ ام ہانی (ان کے درمیان ابن ابی

طیبہ ہے) سے نہیں سنا۔ ان کا مجاہد سے سماع قلیل ہے اور یہ عام طور پر ان سے راویت میں تدلیس کرتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ جو حدیث بھی میں تمہیں کسی شخص سے بیان کروں تو اس روایت کو اس شخص ے مجھے براہ راست سنایا کہ اس نے خود اسے فلاں سے سنا ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ امام اور حافظ ہیں۔

ترمذی نے کہا کہ اعمش کا سماع انسؓ سے نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور صحابی رسول ﷺ سے ہے۔ انہوں نے انسؓ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ان کی نماز کا حال بیان کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں ابو بکر محمد بن ابان سے اور انہوں نے وکیع سے سنا کہ اعمش ابراہیم کی اسناد منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ اعمش نے مجاہد سے سماع نہیں کیا۔ یہ اشعث میں ثبت اور محفوظ ہیں اور ابو وائل کی حدیث میں واصل بن حیان سے بڑے حافظ ہیں۔

اعمش نے حضرت انسؓ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ منقطع ہیں، کیونکہ اس نے حضرت انسؓ سے سماع نہیں کیا بلکہ اس نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی، حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ اس نے حضرت انسؓ اور حضرت ابن ابو اوفیؓ کی زیارت کی ہے اور ان دونوں سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

بزّار نے اعمش کے حوالہ سے حضرت انسؓ کا عمل نقل کیا ہے:

"حضرت انسؓ سجدہ کرتے ہوئے اعضاء کو جدا رکھتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بغلیں نمایاں ہو جاتیں"۔

بزّار کہتے ہیں کہ اعمش نے انس سے سماع کیا ہے اور کہا کہ عن انس عن النبی ﷺ ، کیونکہ انہوں نے انسؓ کو دیکھا ہے اور ان سے ان کے سماع کا انکار نہیں نہ ہی ارسال ہے، یہ جائز ہے کیونکہ کچھ انہوں نے سنا اور کچھ میں ان کے اور انسؓ درمیان کوئی اور ہے۔

امام ابو داود کہتے ہیں کہ اس کا حضرت انسؓ سے روایات نقل کرنا ضعیف ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اعمش نے ابو سفیان طلحہ بن نافع سے مستقیم روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مدلس ہیں البتہ حافظ ہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ قرآن کے قاری، فرائض کے جاننے والے اور حدیث کے حافظ تھے۔

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ محدثین کہتے ہیں کہ اعمش کی تدلیس غیر مقبول ہے کیونکہ وہ معنعن روایت میں غیر ثقہ کا حوالہ دیتے تھے

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ آئمہ میں سے ایک ہے، شیخ الاسلام حافظ ثقہ ہیں۔ ان کا شمار کم سن تابعین میں ہوتا ہے اس پر صرف یہ اعتراض ہے کہ یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔

جریر بن عبد الحمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اہل کوفہ میں ابو اسحاق اور اعمش نامی یہ شخص سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ تدلیس کرتا تھا اور بعض اوقات کسی ضعیف راوی کے حوالے سے تدلیس کر دیتا تھا لیکن اسے اس کا پتہ نہیں چلتا تھا، تو جب یہ کہے کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی تو اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں ہو گا، لیکن جب یہ کہے کہ فلاں سے منقول ہے تو اس میں

تدلیس کا احتمال ہو گا، البتہ ان شیوخ کا معاملہ مختلف ہو گا، جن سے اس نے زیادہ تر روایات نقل کی ہیں، جیسے ابراہیم، ابن ابو وائل اور ابو صالح السمان، کیونکہ اس نوعیت کے مشائخ سے اس کا روایت نقل کرنا متصل سند پر محمول ہو گا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ شاید ان کی مراد یہ تھے کہ وہ لوگ جو روایت نقل کرتے ہیں (ان میں سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں) ورنہ اعمش ایک عادل، سچے اور ثبت شخص ہیں جو سنت اور قرآن کے عالم تھے اور ان لوگوں نے ان کے بارے میں اچھا گمان رکھا ہے، جنہیں انہوں نے حدیث بیان کی اور جنہوں نے ان سے روایات نقل کیں۔ ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم اس کو چھوڑ کر یہ کہیں کہ ایسے شخص کو ضعیف قرار دیا جائے جو تدلیس کرتا ہے چونکہ یہ حرام ہے۔

علائی کہتے ہیں کہ ابو بکرہ سے انہوں نے نہیں سنا کیونکہ وہ ان سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ علائی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تدلیس میں مشہور ہیں اور کثرت سے تدلیس کیا کرتے تھے۔

ابن حجر نے انہیں پانچویں طبقہ کا ثقہ حافظ قرات کا علم رکھنے والا بڑا پرہیز گار مگر مدلس کہا ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ ان کے اس وصف کا ذکر کرابیسی نسائی اور دارقطنی نے کیا ہے۔

ابن حجر نے شعبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں آپ کے لیے تین اشخاص کی تدلیس کے لئے کافی ہوں اعمش، ابو اسحاق اور قتادہ۔ اس حوالے سے یحییٰ بن سعید القطان نے بھی فرمایا کہ جو روایت بھی شعبہ کسی شخص سے بیان کریں تو تمہیں ان کا یہ عمل کافی ہو گا، لہذا تمہیں اس شخص کے متعلق یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کہ اس نے یہ روایت اپنے شیخ سے سنی ہے یا نہیں۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ شعبہ تدلیس سے متصف راویوں میں سے صرف وہی احادیث لیتے تھے جن میں انہوں نے اپنے شیخ سے سماع کی صراحت کی ہو۔ ابن حجر مزید لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان اپنے مدلس شیوخ سے صرف وہی حدیث لیتے تھے جن کا انہوں نے سماع کیا ہو، اس بات کی صراحت اسماعیلی نے کی ہے۔ ابن حجر حفص کی اعمش سے روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے اس حدیث میں اعمش کی حدیث میں سماع کے لیے ان کی حفص سے روایت پر اعتماد کیا ہے کیونکہ حفص اعمش کی مصرح بالسماع اور تدلیس والی روایت میں تمیز کیا کرتے تھے۔ ابو الفضل بن طاہر نے صراحت کی ہے۔

سبط ابن عجمی نے بھی یہی کہا ہے کہ ابراہیم، ابی وائل اور ابی صالح السمان سے ان کی روایات بھی سماع پر محمول مانی جائیں گی۔

ابن طلعت نے بھی ان تین شیوخ سے لی گئی اعمش کی روایت کو اتصال پر محمول سمجھا ہے۔

عبد اللہ بن بشر الرقی، عبد الرحمان بن عبد اللہ المسعودی، عبد الرحمان بن مغراء الدوسی، عبد الرحیم بن حماد الثقفی، عبید اللہ بن سعید الجعفی اور معمر بن راشد الازدی، ان سب راویوں کی اعمش سے روایت ضعیف ہے۔

حافظ زبیر علی زئی نے اعمش کی ابراہیم، ابو وائل اور ابو صالح السمان سے لی گئی معنعن روایات کو رد کیا ہے، جو کہ منکر ہے کیونکہ اس سے قبل کسی نے ذہبی کا رد نہیں کیا۔ حافظ زبیر علی زئی کے شیخ، محب اللہ راشدی نے اس کا رد کیا ہے اور کہا ہے کہ حافظ زبیر علی زئی نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ عمومی ہیں اور ان سے چند مخصوص شیوخ سے تدلیس نہ کرنے کی نفی لازم نہیں آتی بلکہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مدلس راوی تیسرے مرتبہ کا ہے لیکن آئمہ نے اس کے متعلق یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ اپنے فلاں فلاں شیخ سے تدلیس نہیں کرتا۔ اعمش کے معرف بالتدلیس ہونے کے باوجود معین مخصوص شیوخ سے تدلیس نہ کرنے پر آپ متعجب کیوں ہو رہے ہیں۔

(طبقات ابن سعد 8/461 ح3357 (اردو 6/218)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/234، تاریخ دارمی ص 243 ح952، تاریخ الکبیر 4/37 ح1886، ثقات العجلی 1/432 ح676، جامع الترمذی ح14، 70 ،الجرح والتعدیل 1/173 اور 4/146 ح630، المراسیل ص 82 ح 82، 84، تسمیۃ الشیوخ النسائی وذکر المدلسین ص 125 ح 101، مسند البزّار 14/89 ح7566، الثقات 4/302، سنن دارقطنی 1/124، علل، حلیۃ الاولیاء 5/46، تاریخ بغداد 10/5 ح4564، التبیین سبط ابن عجمی ص 31 ح30، تہذیب الکمال 12/76 ح2570، سیر اعلام النبلاء 6/226، الکاشف 1/464 ح2132، میزان الاعتدال 3/315 ح3520 (اردو 3/308 ح3530)، المغنی 1/445 ح2628، تذہیب التہذیب 4/171 ح2604، المراسیل للعلائی ح258، المدلسین ابو زرعہ ص 55 ح25، تحفۃ التحصیل ابو زرعہ ص 134، تہذیب التہذیب 3/57 ح3058، تقریب التہذیب 2/327 ح2630 (اردو 1/353 ح2615)، طبقات المدلسین ص 33 ح55، النکت 1/259، فتح الباری 1/398، 309، اسماء المدلسین ص 55 ح 21، معرفۃ اصحاب الاعمش ص 47، معجم المدلسین ابن طلعت ص 233 ح65، الفتح المبین ص 73، مقالات راشدیہ 1/306، اتحاف ذوی الرسوخ ح54، التدلیس والمدلسون ص18، المدلسین فی البخاری 1/529)

عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود (المسعودی)

روی عن: ابراہیم بن عبد الرحمان السکسکی، اشعث بن ابی الشعثاء، جابر بن یزید الجعفی، جامع بن شداد، حبیب بن ابی ثابت، حسن بن سعد، حکیم بن عتیبہ، حمید الطویل، رکین بن الربیع، زیاد بن علاقہ، زید بن اسلم، زید العمی، سعید بن ابی بردہ، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن فیروز الشیبانی، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، عاصم بن بہدلہ، عبد اللہ بن المخارق بن سلیم، عبد الجبار بن وائل بن حجر، عبد الرحمان بن الاسود بن یزید، عبد الرحمان بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، عبد الملک بن عمیر، عثمان بن عاصم، عثمان بن عبد اللہ بن ہرمز، عطاء بن السائب، علقمہ بن مرثد، علی بن الاقمر، علی بن بذیمہ، علی بن مدرک، عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ بن مرہ، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، عمرو بن مرہ الجملی، عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، فرات القزاز، قاسم بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود، محارب بن دثار، محمد بن عبد الرحمان مولیٰ طلحہ، محمد بن عبید اللہ الثقفی، مسلم البطین، معبد بن خالد، معن بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود، موسیٰ بن عبد اللہ الجہنی، وائل بن داود، ولید بن سریع، ولید بن العیزار، یزید بن صہیب الفقیر، ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ابی عمر الدمشقی، ابی عمرہ، ابی کثیر (مولیٰ ام سلمہ)۔

روی عنہ: اسماعیل بن عمر (ابو المنذر)، امیہ بن خالد، بشر بن المفضل، جراح بن ملیح، جعفر بن عون، حجاج بن محمد، خالد بن الحارث، خالد بن عبد الرحمان الخراسانی، روح بن عبادہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سفیان بن حبیب، سفیان بن سعید الثوری، سفیان بن عیینہ، سلم بن قتیبہ، سلیمان بن داود الطیالسی، شعبہ بن الحجاج، طلق بن غنام النخعی، عاصم بن علی بن عاصم الواسطی، عبد اللہ بن رجاء الغدانی، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن یزید المقریء، عبد الرحمان بن مہدی، عبد العزیز بن ابان القرشی، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عبد الکریم بن محمد الجرجانی، عثمان بن عمرو بن فارس، عدی بن الفضل، علی بن الجعد، عمرو بن مرزوق، عمرو بن الہیثم، فضل بن دکین، قاسم بن معن بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود، کثیر بن ہشام، محمد بن عبد اللہ الانصاری، مسکین بن بکیر الحرانی، معاذ بن معاذ العنبری، نضر بن شمیل، ہاشم بن القاسم، وکیع بن الجراح، یزید بن زریع، یزید بن ہارون۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث تھا، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے لیکن اس نے عاصم اور سلمٰی بن کہیل سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں غلطی کر جاتا ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر کہتے ہیں یہ ثقہ ہے جو بعد میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

ابو نعیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے اسے سیاہ قباء کے اندر دیکھا تھا جس کے درمیان میں خنجر تھا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا تھا "عنقریب اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لیے کافی ہو گا"۔

ہثیم بن جمیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا اس کی ٹوپی ایک بالک سے زیادہ لمبی تھی جس میں یہ تحریر تھا "محمد اے مدد کیے ہوئے شخص"۔

مسعر کہتے ہیں کہ میں ایسی کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود کے علم کے بارے میں مسعودی سے زیادہ علم رکھتا ہو۔

ابو نصر کہتے ہیں میں اس دن سے واقف ہوں جس دن مسعودی اختلاط کا شکار ہوا تھا اس وقت اس کے بیٹے کے حوالے سے تعزیت کی جا رہی تھی، اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ تمہارا غلام ہزار درہم لے کر بھاگ گیا ہے یہ پریشان ہو گیا اور اندر گیا، جب یہ باہر آیا تو یہ اختلاط کا شکار ہو چکا تھا۔ اس کا بھائی ابو عمیس اس سے زیادہ ثقہ ہے اور وہ صحاح ستہ کے رجال میں سے ایک ہے۔

ابو نصر کہتے ہیں کہ سفیان نے مسعودی سے کہا جب انہوں نے اس پر سیاہ ٹوپی دیکھی انہوں نے کہا اگر تم حیرہ سے کوفہ تک کنکریاں منتقل کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔

فلاس بیان کرتے ہیں کہ ابو قتیبہ نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے مسعودی کو 153 ہجری میں دیکھا میں نے اس کے حوالے سے روایات بھی نوٹ کیں اس وقت یہ ٹھیک تھا پھر میں نے اسے 157 ہجری میں دیکھا اسوقت اس کے کانوں میں الفاظ داخل کیے جاتے تھے۔

یحیٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔ عباس دوری نے یحیٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ اس کی اعمش اور عبد الملک بن عمیر سے احادیث مقلوب ہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ فطر بن خلیفہ میں محفوظ ہے۔ وکیع اور ابو نعیم کا اس سے سماع قدیم ہے لیکن ابو النضر اور عاصم وغیرہ کا سماع اس سے اختلاط کے بعد ہے۔

ابن عمار نے کہا کہ اختلاط سے قبل ثبت تھا، جس نے اس سے بغداد میں سنا تو اس کا سماع ضعیف ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے اسے آخر عمر میں تغیرہ ہو گیا تھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کو موت سے ایک یا دو سال قبل اختلاط ہو گیا تھا۔

ابو داود نے شعبہ کہا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ صدوق ہے۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کی حدیث اختلاط کا شکار ہو گئی تھی تو اس میں تمیز نہیں کی جا سکی اس لیے اسے متروک قرار دیا گیا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ اکابر آئمہ میں سے ایک ہے، اس کا حافظہ خراب تھا۔ بعض آئمہ نے اس سے روایات نقل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن عباسؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا تو آپ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس تبیع یا تبعیہ میں سے ایک جزع وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ گائے وصول کریں"۔

علائی نے اسے مختلطین میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جس نے اس کو بغداد میں سنا ہے اس کا سماع اختلاط کے بعد ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ صدوق ہے موت سے قبل اسے اختلاط ہو گیا تھا، جس نے اس سے بغداد میں سماع کیا وہ اختلاط کے بعد کا ہے۔ یہ ساتویں طبقہ کا ہے۔

اس سے اختلاط کے بعد روایت لینے والوں میں عاصم بن علی، ہاشم بن القاسم، عبد الرحمان بن مہدی، یزید بن ہارون، حجاج بن محمد الاعور، ابو داود طیالسی اور علی بن الجعد ہیں۔ جس نے ان سے کوفہ اور بصرہ میں سنا ہے تو اس کا سماع صحیح ہے۔ کیونکہ ان کو اختلاط بغداد میں ہوا تھا۔

(طبقات ابن سعد 8/486ح2447، تاریخ یحیٰ بن معین بروایت الدوری 2/351، تاریخ دارمی ص185ح672، علل والرجال ابن حنبل فہرست 4/209، تاریخ الکبیر 5/314ح994، ثقات العجلی، ضعفاء العقیلی 2/336ح933، الجرح والتعدیل 5/ح1197، المجروحین 2/12ح580، ثقات ابن شاہین ح774 اور 778، الاغتباط ص205ح62، تاریخ بغداد 10/218، تہذیب الکمال 17/219ح3872، سیر اعلام النبلاء 7/93، میزان الاعتدال (اردو 4/274ح4912)، الکاشف 1/633ح3239، دیوان الضعفاء ص243ح3465، المغنی 2/605ح3590، تذہیب التہذیب 6/8ح3941، المختلطین للعلائی ص72ح90، تہذیب التہذیب 4/76ح4580، تقریب التہذیب 3/294ح3944)

ثقہ مختلط ہے۔

عبد الملک بن عمیر

روی عن: اسید بن صفوان، اشعث بن قیس، ایاد بن لقیط، جابر بن سمرہ، جبر بن عتیک الانصاری، جریر بن عبد اللہ البجلی، جندب بن عبد اللہ البجلی، حصین بن ابی الحر العنبری، حصین بن قبیصہ، خالد بن ربیع الاسدی، ربیع بن حراش، ربیع بن عمیلہ، رفاعہ بن شداد، زیاد ابی الاوبر الحارثی، زید بن عقبہ الفزاری، سعید بن حریث، سعید بن فیروز الدیلمی، شبیب بن نعیم، عبد اللہ بن الحارث بن نوفل، عبد اللہ بن زبیر بن العوام، عبد اللہ بن معقل بن مقرن، عبد الرحمان بن ابی بکرہ الثقفی، عبد الرحمان بن سعید بن وہب الہمدانی، عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، عبید اللہ بن جریر بن عبد اللہ البجلی، عثمان بن سلیمان بن ابی حثمہ، عریان بن الہیثم النخعی، عطیہ القرظی، علقمہ بن وائل بن حجر الحضرمی، عمرو بن حریث، عمرو بن میمون الاودی، قبیصہ بن جابر، قزعہ بن یحیٰ، محارب بن دثار، محمد بن المنتشر، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، مغیرہ بن شعبہ، منذر بن جریر بن عبد اللہ البجلی، موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، نعمان بن بشیر، وراد (کاتب مغیرہ بن شعبہ)، ابی الاحوص الجشمی، ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، ابی بکر بن عمارہ بن رویبہ الثقفی، ابی سلمہ بن عبد الرحمان، ام عطیہ الانصاریہ، ام العلاء الانصاریہ۔

روی عنہ: ابراہیم بن محمد بن مالک الہمدانی، اسباط بن محمد القرشی، اسحاق بن الصباح الاشعثی الکبیر، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن مجالد بن سعید، اسید بن القاسم الکنانی، جریر بن حازم، جریر بن عبد الحمید، حبان بن علی العنزی، حسین بن واقد المروزی، حماد بن سلمہ، داود بن نصیر الطائی، زائدہ بن قدامہ، زکریا بن ابی زائدہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، زید بن ابی انیسہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان التیمی، سلیمان الاعمش، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن صفوان، شہر بن

حوشب، شیبان بن عبد الرحمان، عبد الحکیم بن منصور، عبد الرحمان بن عبد اللہ المسعودی، عبد الرحمان بن محمد المحاربی، عبید اللہ بن عمرو الرقی، عبیدہ بن حمید، علی بن الحکم البنانی، علی بن سلیمان بن کیسان الکیسانی، عمر بن عبید الطنافسی، عمر بن الہیثم الہاشمی، عمرو بن قیس الملائی، قرہ بن خالد السدوسی، محمد بن حسان، محمد بن شبیب الزہرانی، مروان بن معاویہ الفزاری، مسعر بن کدام، معتمر بن سلیمان، موسیٰ بن عبد الملک بن عمیر، ہشیم بن بشیر، وضاح بن عبد اللہ، ولید بن ابی ثور، یحییٰ بن یعلیٰ التیمی، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، ابو بکر بن عیاش، ابو حمزہ السکری۔

سفیان بن عیینہ کا کہنا ہے کہ عبد الملک بن عمیر اور زیاد بن علاقہ دونوں کوفہ کے بڑے لوگوں میں شمار ہوتے تھے اس وقت دونوں سو، سو سال کے تھے۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عبد الملک بن عمیر کو یہ کہتے سنا کہ خدا کی قسم میں جو حدیث بھی روایت کرتا ہوں اس کا ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

ابن خراش بیان کرتے ہیں کہ شعبہ اس سے راضی نہیں تھا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے عدی بن حاتم سے نہیں سنا، یہ ان سے مرسل روایت کرتا ہے۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے غلطی کرتا ہے۔ کوسج نے احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میرے والد سے عبد الملک بن عمیر اور عاصم بن ابو نجود کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے میرے نزدیک عاصم روایت کے الفاظ میں کم اختلاف نقل کرتا ہے تو انہوں نے عاصم کو مقدم قرار دیا۔ عبد الملک، عاصم بن ابی النجولد سے مختلف روایات بیان کرتا ہے۔

عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ یہ حافظ نہیں ہے صالح ہے۔ اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے اس کے ابن عباس سے سماع کا پتہ نہیں ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ یہ ابو عبیدہ بن الجراح سے مرسل روایت کرتا ہے۔

نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ ہے حدیث میں ثبت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ مدلس ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہے۔ اس نے حضرت علی کی زیارت کی ہے اور حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت جندب بجلی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علم کا ماہر تھا، شعبی کے بعد یہ کوفہ کا قاضی رہا لیکن اس کی عمر طویل ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ابن عدی، عقیلی اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے ایسے افراد کا ذکر کیا ہے جو اس سے زیادہ قوی حافظے کے مالک تھے۔ جہاں تک ابن جوزی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے صرف جرح نقل کی ہے توثیق نقل نہیں کی۔ یہ ابو اسحاق السبیعی اور سعید مقبری کی طرح ہے کہ جب یہ لوگ بوڑھے ہوئے تو ان کے حافظے میں خرابی آ گئی۔ ان کے ذہن میں خرابی آ گئی یہ لوگ اختلاط کا شکار نہیں ہوئے تو ان کی نقل کردہ احادیث تمام کتابوں میں موجود ہیں۔

علائی نے کہا کہ یہ تدلیس کے لیے مشہور ہے اور اس سے اختلاط کے بعد کوئی روایت نہیں ہے۔

ابن حجر نے انہیں تیسرے طبقہ کا ثقہ فصیح العلم راوی کہا ہے جس کے حافظے میں تغیر ہو گیا تھا اور جو تدلیس کرتا تھا۔

ابن حجر نے اسے مدلسین کے تیسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ دار قطنی نے اور ابن حبان نے بھی اس کے وصف کا ذکر کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/433ح3240 (اردو 6/203)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری، علل والرجال ابن حنبل فہرست 4/234،2/373، تاریخ الکبیر 5/426ح1386، ثقات العجلی 2/104ح877، الجرح والتعدیل 5/360ح1700، علل دیکھئے فہرست 7/324، المراسیل ص132ح132، علل دار قطنی 9/310، الثقات 5/116، نہایۃ الاغتباط ص226ح66، التبیین سبط ابن عجمی ص39ح47، تہذیب الکمال 18/370ح3546، میزان الاعتدال (4/363ح5240)، سیر اعلام النبلاء 5/438، الکاشف 1/667ح3468، دیوان الضعفاء ص258ح2628، المغنی 2/13ح3833، من تکلم فیہ ص227ح351، تذہیب التہذیب 6/158ح4226، جامع التحصیل ح473، مختلطین للعلائی ص76ح30، المدلسین للعلائی ص108ح، المدلسین ابوزرع ص70ح41، تہذیب التہذیب 4/255ح4916، تقریب التہذیب 3/391ح4228، طبقات المدلسین ص41ح84،، معجم المدلسین ابن طلعت ص321ح101، اتحاف ذوی الرسوخ ح86، الفتح المبین ص103، اختلاط رواۃ الثقات ص117ح549، مرویات المختلطین فی الصحیحین ص201)

ثقہ مدلس ہے۔ آخری عمر میں متغیرہ ہو گیا تھا مگر اختلاط کے دوران اس سے روایت نہیں ہے۔

عمرو بن عبد اللہ ابو اسحاق السبیعی

روی عن: اربدہ التیمی (صاحب تفسیر)، ارقم بن شرحبیل، اسامہ بن زید بن حارثہ (کہا جاتا ہے کہ اس سماع نہیں ہے)، اسود بن یزید النخعی، اشعث بن قیس الکندی، اغر بن سلیک، اغر ابی مسلم، انس بن مالک، براء بن عازب، یزید بن ابی مریم السلولی، جابر بن سمرہ، جبلہ بن حارثہ الکلبی، جریر بن عبد اللہ البجلی، جری بن کلیب النہدی، حارث بن عبد اللہ الاعور، حارثہ بن مضرب، حارثہ بن وہب الخزاعی، حبشی بن جنادہ، حمان (ابی شیخ الہنائی کا بھائی)، خالد بن عرفطہ العذری، خالد بن قثم بن العباس بن عبد المطلب، خیثمہ بن عبد الرحمان الجعفی، دارم الکوفی، ذکوان ابی صالح السمان، ذی الجوشن الضبابی، رافع بن خدیج، ربیع بن البراء بن عازب، زبیر بن عدی، زید بن ارقم، زید بن یثیع، سائب (عطاء بن سائب کا والد)، سعد بن عیاض الثمالی، سعید بن جبیر، سعید بن ذی حدان، سعید بن ابی کرب، سعید بن وہب، سلمہ بن قیس الاشجعی، سلیمان بن صرد الخزاعی، شریح بن النعمان الصائدی، شریک بن حنبل، صعصعہ بن صوحان، صلہ بن زفر، طلحہ بن مصرف، عابس بن ربیعہ، عاصم بن ضمرہ السلولی، عاصم بن عمرو البجلی، عامر بن سعد البجلی، عامر بن شراحیل الشعبی، عبد اللہ بن الاغر، عبد اللہ بن ابی بصیر العبدی، عبد اللہ بن الحارث نوفل، عبد اللہ بن خلیفہ الہمدانی، عبد اللہ بن الخلیل الحضرمی، عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، عبد اللہ بن سعید بن جبیر، عبد اللہ عباس، عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، عبد اللہ بن عطاء، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن قیس (صاحب ابن عباس)، عبد اللہ بن مالک الہمدانی، عبد اللہ بن معقل بن مقرن المزنی، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن یزید الخطمی، عبد اللہ البہی، عبد الجبار بن وائل بن حجر، عبد خیر الہمدانی، عبد الرحمان بن ابزی، عبد الرحمان بن الاسود بن یزید النخعی، عبد الرحمان بن سعد مولیٰ ابن عمر، عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، عبد الرحمان بن یزید النخعی، عبدہ بن حزن (کہا جاتا ہے کہ یہ نصر بن حزن ہے)، عبید اللہ بن جریر بن عبد اللہ البجلی، عبیدہ بن ربیعہ، عبیدہ السلمانی، عدی بن ثابت الانصاری، عدی بن حاتم الطائی، عروہ بن الجعد البارقی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، علقمہ بن قیس

النخعی (کہا جاتا ہے کہ اس سے سماع نہیں ہے)، علی بن ربیعہ الوالبی، علی بن ابی طالب (کہا جاتا ہے کہ ان سے سماع نہیں)، عمارہ بن رؤیبہ الثقفی، عمارہ بن عبد الکوفی، عمر بن سعد بن ابی وقاص، عمرو بن اوس الثقفی، عمرو بن ابی جندب، عمرو بن الحارث بن ابی ضرار الخزاعی، عمرو بن حبشی الزبیدی، عمرو بن حریث المخزومی، عمرو بن شرحبیل الہمدانی، عمرو بن غالب الہمدانی، عمروہ بن مرہ، عمرو بن میمون الازدی، عمرو بن ذی مر الہمدانی، علاء بن عرار، عیزار بن حریث، فروہ بن نوفل، قاسم بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن مسعود، قاسم بن مخیمرہ، قیس بن ابی حازم، کدیر الضبی، کمیل بن زیاد، مالک بن زبید الہمدانی، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن سعد بن ابی وقاص، محمد بن علی بن الحسین الباقر، مسروق بن الاجدع، مسلم بن نذیر، مسلم البطین، مسور بن مخرمہ، مسیب بن رافع، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، مطر بن عکامس، معاویہ بن ابی سفیان، مغراء العبدی، مغیرہ بن شعبہ (کہا جاتا ہے کہ ان سے سماع نہیں)، مہلب بن ابی صفرہ الاسدی، موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، ناجیہ بن کعب الاسدی، نافع مولیٰ ابن عمر، نعمان بن بشیر، نمیر بن غریب، ہانی بن ہانی، ہبیرہ بن یریم، ہزیل بن شرحبیل، ہلال بن یساف، وہب بن جابر الخیوانی، ابی جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی، یحییٰ بن وثاب، ابی الاحوص الجشمی، ابی اسماء الصیقل، ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، ابی بصیر العبدی، ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری، ابی حبیبہ الطائی، ابی حذیفہ الارحبی، ابی حیہ بن قیس الوداعی، ابی عبد اللہ الجدلی، ابی عبد الرحمان السلمی، ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود، ابی عمر البہرانی، ابی عمرو الشیبانی، ابی لیلیٰ الکندی، ابی المغیرہ البجلی۔

روی عنہ: ابان بن تغلب، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن عثمان العبسی، ابراہیم بن میمون الصائغ، اجلح بن عبد اللہ الکندی، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق (پوتا)، اسماعیل بن حماد بن سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن سوار، جراح بن ملیح الرؤاسی، جریر بن حازم، حبیب بن الشہید، حجاج بن ارطاۃ، حدیج بن معاویہ، حسن بن صالح بن حی، حسین بن واقد المروزی، حکم بن عبد اللہ النصری، حماد بن یحییٰ الابح، حمزہ بن حبیب الزیات، خلف بن حوشب، رقبہ بن مصقلہ، زائدہ بن قدامہ، زکریا بن ابی زائدہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن خیثمہ، زید بن ابی انیسہ، سعاد بن سلیمان، سعید بن سنان الشیبانی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلیمان بن معاذ، سہیل بن ابی صالح، سلام بن سلیم، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن خالد البجلی، شعیب بن صفوان، عبد اللہ بن بشر الرقی، عبد اللہ بن المختار، عبد الجبار بن العباس، عبد الرحمان بن حمید بن عبد الرحمان الرؤاسی، عبد الرحمان بن عبد اللہ المسعودی، عبد الکریم بن عبد الرحمان البجلی، عبد الملک بن سعید بن ابجر، عبد الوہاب بن بخت المکی، علی بن صالح بن حی، عمارہ بن رزیق، عمر بن ابی زائدہ، عمر بن عبید الطنافسی، عمرو بن قیس الملائی، عمرو بن ابی قیس الرازی، عوام بن حوشب، غیلان بن جامع، فضیل بن غزوان، فضیل بن مرزوق، فطر بن خلیفہ، قتادہ بن دعامہ، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، محمد بن عجلان، مسعر بن کدام، مطرف بن طریف، مطلب بن زیاد، مغیرہ بن مسلم السراج، منصور بن عبد الرحمان الغدانی، منصور بن المعتمر، موسیٰ بن عقبہ، ہاشم بن البرید، ہلال ابو ہاشم الباہلی، ورقاء بن عمر الیشکری، وضاح بن عبد اللہ الیشکری، یزید بن عبد اللہ بن الہاد، یعقوب بن ابی المتئذ (سفیان بن عیینہ کے ماموں)، یوسف بن بن اسحاق بن ابی اسحاق، یوسف بن ابی اسحاق، یونس بن ابی اسحاق، ابو بکر بن عیاش، ابو حریز (قاضی سجستان)، ابو حمزہ الثمالی، ابو خالد الدالانی، ابو مالک النخعی۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کوفہ کی حدیث کو ابو اسحاق اور اعمش (کی تدلیس) کے علاوہ اور کسی نے خراب نہیں کیا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ تھے کئی احادیث کے راوی ہیں۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ ثقہ ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ ابو اسحاق نے علقمہ اور مسور بن مخرمہ سے کوئی سماع نہیں کیا۔

عبد اللہ نے احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کو ابو اسحاق اور سُدی میں سے کون پسند ہے تو کہا کہ ابو اسحاق، لیکن یہ دونوں آخر عمر میں خراب حافظے کا شکار ہو گئے تھے۔

فسوی ابن عیینہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ ابو اسحاق نے ہمیں مسجد میں حدیث بیان کی، ہمارے ساتھ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور ابن عیینہ سمیت دیگر محدثین نے اس کے اختلاط کی وجہ سے اسے متروک قرار دیا ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ابو اسحاق لوگوں میں حدیث کے لیے معتمد تھا لیکن وہ، اعمش اور سفیان ثوری مدلس تھے اور تدلیس میں قدیم تھے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ ثقہ ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے میں زہری سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس نے علقمہ، سراقہ، عمر بن الخطاب، ذی الجوشن، انس بن مالک سے کچھ نہیں سنا۔

ابو زرعہ دمشقی نے کہا کہ تدلیس کے لیے مشہور ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مدلسین میں سے کچھ ثقہ اور عادل بھی ہیں جن کی خبر کی تصدیق نہیں کی جاتی جب تک سماع کی صراحت نہ ہو جیسے ثوری، اعمش اور ابو اسحاق۔

بردیجی نے مراسیل میں کہا ہے کہ ابو اسحاق نے سلیمان بن صرد، نعمان بن بشیر، جابر بن سمرہ، عطاء بن ابی رباح سے کچھ نہیں سنا اور ابی وائل سے دو احادیث سنی ہیں۔

سبط ابن عجمی نے انہیں مدلسین میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ: یہ عالموں میں سے تھے، ثقہ نبیل ہیں۔ یہ کوفہ میں تابعین کے آئمہ میں سے اور ان کے ثبت لوگوں میں سے ایک ہے، البتہ یہ بوڑھا ہو گیا تھا اور بھول گیا تھا، لیکن یہ اختلاط کا شکار نہیں ہوا۔ سفیان بن عیینہ نے اس سے سماع کیا ہے، یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار ہوا تھا۔ یہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوا تھا، اس نے حضرت علیؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کی زیارت کی ہے اور حضرت معاویہؓ نے اس کے لیے ایک مہینہ کی تین سو درہم تنخواہ مقرر کی تھی۔۔

علائی نے کہا کہ اس نے سراقہ بن مالک، علقمہ، حارث بن قیس، ذی الجوشن، انس، حجر بن عدی سے کچھ نہیں سنا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ مکثر عابد راوی ہے جسے آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا۔

طبقات المدلسین میں ابن حجر نے کہا کہ ثقہ تابعی ہے تدلیس کے لیے مشہور ہے نسائی اور دوسروں نے اس کے اس وصف کا بیان کیا ہے۔

سیوطی نے کہا تدلیس کے لیے مشہور ہے۔

ابن باز نے کہا کہ: "لیکن یہ مدلس ہے، موئف (ابن حجر) نے طبقات المدلسین اور تہذیب التہذیب میں یہ خبر دی ہے"۔

حافظ زبیر علی زئی نے الفتح المبین میں اس کے مشہور مُدلس ہونے کی تصریح کی ہے، اور کہا ہے کہ نسائی، ذہبی، مقدسی، علائی، حلبی، ابن حجر وغیرہ نے اس کے وصف کی نشاندہی کی ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/431ح3238(اردو 6/202)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/448، معرفۃ التاریخ 2/633، تاریخ الکبیر 6/347ح2594، ثقات العجلی 2/179ح1394، الجرح والتعدیل 6/242ح1347، المراسیل ص145ح265، مدلسین ابو زرعہ دمشقی ص77ح47، تسمیۃ الشیوخ النسائی وذکر المدلسین ص122ح9، الثقات 5/177، الاحسان 1/61، تہذیب الکمال 22/102ح، سیر اعلام النبلاء 5/392، الکاشف 2/82ح4185، المغنی 2/147ح4672، میزان الاعتدال (اردو 5/324ح6399)، تذہیب التہذیب 7/168ح5106، جامع التحصیل للعلائی ح576، التبیین الاسماء المدلسین ابن عجمی ص 44ح54، تہذیب التہذیب 5/56ح5960، تقریب التہذیب 4/118ح5100، تعریف اہل التقدیس ص42ح91، اسماء المدلسین للسیوطی ص77ح41، اتحاف ذوی الرسوخ ح100، معجم المدلسین ابن طلعت ص353ح123، الفتح المبین للحافظ زبیر ص110)

ثقہ مدلس اور کثیر الارسال۔

ابو بکر بن عیاش

روی عن: اجلح بن عبد اللہ الکندی، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن عبد الرحمان السدی، حبیب بن ابی ثابت، حسن بن عمرو الفقیمی، حصین بن عبد الرحمان السلمی، حمید الطویل، دہثم بن قران، سفیان التمار، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، شعیب بن شعیب (عمرو بن شعیب کا بھائی)، صالح بن ابی صالح المخزومی، صدقہ بن سعید، عاصم بن بہدلہ، عبد العزیز بن رفیع، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد الملک بن ابن عمیر، عبید بن اصطفیٰ، عثمان بن عاصم الاسدی، عمرو بن میمون بن مہران، عیاش بن سالم الاسدی، محمد بن ابی سہل القرشی، محمد بن عمرو بن علقمہ، محمد بن یزید بن ابی زیاد (مولیٰ مغیرہ بن شعبہ)، مطرف بن طریف، مغیرہ بن زیاد الموصلی، مغیرہ بن مقسم الضبی، نصیر بن ابی الاشعث، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن ابی ہانی بن عروہ المرادی، یزید بن ابی زیاد، ابی اسحاق السبیعی، ابی اسحاق الشیبانی، ابی حمزہ الثمالی، ابی سعد البقال۔

روی عنہ: ابراہیم بن ابی بکر بن عیاش (بیٹا)، احمد بن حنبل، احمد بن عبد اللہ بن یونس، احمد بن عبد اللہ وراق ابی نعیم، احمد بن عبد الجبار العطاردی، احمد بن محمد بن ایوب (صاحب المغازی)، احمد بن منیع البغوی، احمد بن ناصح المصیصی، اسحاق بن حکیم اسحاق بن سلیمان الرازی، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، اسماعیل بن ابان الوراق، اسماعیل بن حفص الابلی، اسود بن عمار شاذان، بشر بن الحارث الحافی، ثابت بن محمد الشیبانی، حسن بن حماد سجادہ، حسن بن عرفہ العبدی، حمزہ بن سعید المروزی، خالد بن یزید الکاہلی، داود بن منصور النسائی، زکریا بن یحییٰ الطائی، زہیر بن حرب، سفیان الثوری، سلیمان بن داود الطیالسی، عاصم بن یوسف الیربوعی، عبد اللہ بن سعید الاشج، عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبد الحمید بن صالح، عبد الرحمان بن مہدی، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علقمہ بن عمرو الدارمی، علی بن خشرم المروزی، علی بن محمد الطنافسی، علی بن المدینی، عمار بن خالد الواسطی، عمرو بن زرارہ نیشاپوری، علاء بن عمرو الحنفی، فضالہ بن الفضل التیمی، فضل بن دکین، محمد بن اسماعیل بن عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت، محمد بن الصباح الجرجرائی، محمد بن طریف البجلی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن عبد الاعلیٰ الصنعانی، محمد بن عبید بن سفیان القرشی (والد ابی بکر بن ابی الدنیا)، محمد بن عبید بن محمد المحاربی النحاس، محمد بن العلاء الہمدانی، محمد بن یزید الرفاعی، مسلم بن ابراہیم الازدی، معلیٰ بن منصور الرازی، منصور بن ابی مزاحم، نعیم بن حماد المروزی، ہارون بن عباد الازدی، ہناد بن السری، واصل بن عبد الاعلیٰ، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن اکثم القاضی، یحییٰ بن طلحہ الیربوعی، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یحییٰ بن یوسف الزمی، یزید بن مہران الخباز، یعقوب بن عبد اللہ القمی۔

یہ جلیل القدر اہل علم آئمہ میں سے ایک ہے۔ قرات میں یہ صدوق اور ثبت ہے تاہم حدیث میں یہ غلطی کر جاتا ہے اور وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ یہ ثقہ اور صدوق تھے، علم حدیث کے جاننے والے تھے مگر غلطی کر جایا کرتے تھے۔

یحییٰ بن سعید اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے، جب ان کے سامنے اس کا ذکر ہوتا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار آجاتے تھے۔

حسن بن عیسیٰ نیشاپوری نے کہا کہ ابن مبارک نے ابو بکر کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔

صالح بن احمد نے کہا کہ ابن حنبل نے کہا کہ صدوق ہے صاحب قرآن اور بھلائی والا تھا۔

عبد اللہ بن احمد نے کہا کہ ابن حنبل نے کہا کہ یہ ثقہ ہے اور کبھی کبھار غلطی کرتا ہے۔ محناء نے ان سے سماع کیا ہے یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی کتابوں میں غلطیاں نہیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمان بن مہدی کے سامنے ابو بکر بن عیاش کی نقل کردہ حدیث رکھی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

"پانچ کو صرف پانچ کے بدلے میں کاٹا جائے گا"۔

جبکہ مطرف نے شعبی کے حوالے سے حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"قتل خطاء یا قتل عمد کے طور پر قتل کرنے والا شخص وارث نہیں بنے گا"۔

ابو بکر بن عیاش نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں تو آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے زیادہ منکر کون سی ہے؟ تو انہوں نے کہا: مطرف کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ منکر ہے، پھر انہوں نے کہا: جہاں تک منصور کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو عبد الرحمان بن یہ کہا ہے: میں نے چالیس سال پہلے یہ روایت اس سے سنی تھی"۔

ابن المدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ابو بکر بن عیاش میرے پاس ہوتا تو میں اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرتا۔ پھر انہوں نے کہا: اسرائیل ابو بکر پر فوقیت رکھتا ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: ابو بکر بن عیاش ایک جگہ موجود تھے جہاں شریک ب ھی تھے، تو انہوں نے ان کی طرف سے یوں محسوس کیا جیسے وہ انہیں کمتر سمجھ رہے ہیں، تو ابو بکر بن عیاش نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بلند و برتر سمجھوں۔ اس پر شریک نے کہا: میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ یہ حنوط کرنے والا شخص اتنا احمق ہو گا۔

دارمی نے کہا کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبد اللہ بن نمیر نے اس کی تضعیف کی اور کہا کہ اعمش سے اس کی حدیث ضعیف ہے۔

ابو نعیم نے کہا کہ ہمارے مشائخ میں اس سے زیادہ غلطیاں کرنے والا کوئی نہیں۔

امام بخاری نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے یہ صالح الحدیث ہے۔

ابو داود نے کہا کہ غلطیاں کرتا ہے۔ ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ اس کے حفظ میں مسئلہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ عبداللہ بن بشر الرقی اور ابو بکر بن عیاش دونوں ثقہ ہیں جبکہ ابو بکر اس سے زیادہ ثقہ ہے۔ ابو بکر کا سماع ابو اسحاق سے قوی نہیں ہے۔ علل الحدیث میں عبد الرحمان بن ابی حاتم نے ابو بکر بن عیاش کے مختلف اوہام کا ذکر کیا ہے۔

ترمذی نے کہا کہ ابو بکر بن عیاش زیادہ غلطیاں کرنے والا ہے۔ ایک جگہ ترمذی نے کہا کہ علی بن ابی طالب کو شریک، یحییٰ، ابو بکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ نے نہیں پایا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک شخص اپنے گھر آیا، اس نے دیکھا کہ گھر والوں کو بھوک لگی ہوئی ہے تو وہ ایک ویرانے میں گیا اور اس عورت نے کہا:

اے اللہ! ہمیں وہ رزق عطاء کر جسے ہم بھون بھی لیں اور روٹی بھی پکالیں۔ جب اس شخص نے دیکھا تو برتن آٹے سے بھرا ہوا تھا اور چکی آٹا پیس رہی تھی اور تنور بھی ایک طرف سے بھرا ہوا تھا۔ پھر اس عورت کا شوہر آیا اس نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس عورت نے کہا جی ہاں اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ رزق ہے، پھر وہ شخص آیا اور اس نے چکی کے ارد گرد جھاڑ دی۔ اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اسے ترک کر دیتی تو قیامت کے دن تک چکی اسی طرح گھومتی رہتی (یعنی آٹا پیستی رہتی)۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ابو بکر بن عیاش کی حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو اس نے ابو اسحاق کے حوالے سے عبد الرحمان بن یزید سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمان! وہ پہلے غسل کرے گا پھر وہ وضو کرے گی تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: اگر وہ میرے ہاں ہوتی تو ایسا نہ کرتی۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ راوی ابو اسحاق کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور ہم اسے وہم سمجھتے ہیں کیونکہ اعمش نے اسے ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عیاش سے زیادہ تیزی سے سنت کی طرف جانے والا کوئی اور شخص نہیں دیکھا۔

محمد بن عثمان بن ابو شیبہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ رشید، ابو بکر بن عیاش کے پاس آیا وہ تھا اس کے ساتھ وکیع تھا، ان کی بینائی کی کمزوری کی وجہ سے ان کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا، پھر اس نے انہیں رشید کے قریب کیا اور اسے کہا: آپ نے بنو امیہ کا زمانہ بھی دیکھا ہے اور ہمارا زمانہ بھی دیکھا تو ان میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند تھے اور تم لوگ نماز زیادہ اچھے طریقے سے پڑھتے ہو، تو ہارون الرشید نے انہیں واپس بھجواتے ہوئے چھ ہزار دینار دیئے اور وکیع کو تین ہزار دینار دیئے۔

ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں کہ ہارون الرشید نے مجھ سے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ کو کیسے خلیفہ منتخب کیا گیا تھا؟ میں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے بھی خاموشی اختیار کی، اس کے رسول نے بھی خاموشی اختیار کی اور اہل ایمان نے بھی خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا: اس سے میں اور زیادہ حیران ہو گیا۔ میں نے کہا نبی ﷺ آٹھ دن بیمار رہے۔ حضرت بلالؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے تو ابو بکرؓ نے آٹھ دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی، اس دوران وحی بھی نازل ہوتی رہی

لیکن نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاموش رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خاموش رہا تھا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خاموش رہنے کی وجہ سے مؤمنین بھی خاموش رہے تو ہارن الرشید کو یہ بات بڑی پسند آئی اس نے کہا: اللہ تعالیٰ مزید برکتیں عطاء کرے!

ابو بکر بن عیاش کے صاحبزادے ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے میرے والد کو بلوایا، میرے والد اس کے پاس گئے ہارون نے کہا کہ ابو معاویہ نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

"میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رافضہ کے نام سے پہچانے جائیں گے تو تم انہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (اس پر ہارون نے کہا) اللہ کی قسم! اگر تو یہ درست ہے تو میں ان کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو خوفزدہ ہو گیا، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر اس طرح کی صورت حال ہے تو وہ لوگ بنو امیہ کے مقابلے میں آپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور وہ آپ کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں، اس کے نتیجے میں ہارون الرشید کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور پھر اس نے مجھے چار بدر (تھیلیاں دینے) دینے کا حکم دیا جو میں نے لے لیں"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ میں محمد بن عبد اللہ نامی راوی سے واقف نہیں ہوں اور یہ واقعہ درست نہیں ہے۔

ابو سعید اشج بیان کرتے ہیں کہ جریر بن عبد الحمید آئے تو انہوں نے ابو بکر کی محفل کو خالی کروا دیا تو ابو بکر نے کہا اللہ کی قسم کل میں اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ضرور نکلوں گا یہاں تک کہ جریر کے پاس کوئی شخص نہیں رہے گا۔ راوی کہتے ہیں تو پھر انہوں نے ابو اسحاق اور ابو حصین کو باہر نکالا۔

ابن حنبل کہتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش عمر میں ثوری سے ایک سال بڑے تھے۔ احمسی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عیاش سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش محدثین کے چہروں پر تھوک دیتا تھا۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ حسن بن عاصم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ابو بکر کی گلی میں کتا تھا جب وہ ایسے شخص کو دیکھتا جس نے چادر لی ہوئی تو وہ اس پر بھونکتا تھا تو محدثین نے یہ حیلہ کیا کہ انہوں نے اسے کوئی ایسی چیز کھلائی کہ وہ مر جائے، ابو بکر اس کتے کے پاس سے گزرے تو وہ ایک طرف پڑا ہوتا تھا تو ابو بکر نے کہا: وہ شخص مر گیا جو نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا۔

ابو بکر بن عدی نے اس کی تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں نے اس کے حوالے سے کوئی ایسی منکر حدیث نہیں دیکھی جو کسی ثقہ راوی نے اس سے نقل کی ہے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابو بکر ایک بہترین فاضل شخص تھا۔ چالیس سال تک اس نے اپنا پہلو زمین کے ساتھ نہیں لگایا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ پچاس سال تک اس کے لیے بستر نہیں بچھایا گیا۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش نے مجھے ایک بات بتائی ہے کہ ایک رات میں آب زمزم کے پاس آیا تو میں نے اس میں سے ایک دودھ اور شہد کا ڈول پیا۔ یہ روایت بشر بن ولید نے ابو بکر سے نقل کی ہے۔

ابو ہشام رفاعی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عیاش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مخلوق چار طرح کی ہے وہ لوگ جو معذور ہیں، وہ جو مجبور ہیں، وہ جو مجبور ہیں، وہ جو مثبور (راندہ درگاہ) ہیں، تو معذور جانور ہیں، مجبور آدمی ہیں، مجبور فرشتے ہیں اور راندہ درگاہ ابلیس ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے یہ بھی کہا ہے کہ خاموشی کا سب سے پہلا فائدہ سلامتی ہے اور عافیت کے لئے یہ کافی ہے کہ جبکہ گویائی کا اس سے پہلا نقصان مشہوری ہے اور آزمائش کا شکار ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔

ابو داود نے حمزہ مروزی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے ابو بکر بن عیاش سے سوال کیا تو انہوں نے کہا جو یہ گمان رکھتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر اور زندیق ہو گا۔

ابو عباس بن مسرق نے یحیٰی بن حمانی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب ابو بکر بن عیاش کا آخری وقت قریب ہوا تو ان کی بہن رونے لگی تو اس نے کہا تم کیوں رو رہی ہو تم اس کونے کی طرف دیکھو، اس کونے کی طرف دیکھو، میں نے اس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔

اس کے نام کے بارے میں مختلف اقال ہیں جن میں زیادہ مشہور شعبہ اور ابو بکر ہے۔

ذہبی نے یہ بھی کہا کہ صدوق ہے اس کی حفظ میں مسئلہ ہے، سئ الحفظ تھا۔ الکاشف میں لکھتے ہیں کہ علماء میں سے تھا۔ اس کے اور شریک کے حافظے میں مسئلہ تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ عابد راوی ہے جس کے حافظے میں بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری آئی اس کی کتاب سے روایت صحیح ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/508ح3517 (اردو 6/246)، ثقات العجلی 2/389ح2099، الجرح والتعدیل 9/348ح1565، علل الحدیث ابن ابی حاتم دیکھئے فہرست 7/377، آجری 3/151، جامع ترمذی ح2567 اور ح3521، تاریخ بغداد، تہذیب الکمال 33/129ح7252، میزان الاعتدال 7/337ح10024 (اردو 7/314ح10024)، الکاشف 2/412ح6535، من تکلم فیہ ص 568ح399، سیر اعلام النبلاء 8/495، المغنی 2/572ح7347، تذہیب التہذیب 10/206ح8035، تہذیب التہذیب 7/308ح9415، تقریب التہذیب 6/27ح8042)

صدوق حسن الحدیث۔